ادبیات

غزل

جناب نسیم شاہجہانپوری

جب بختِ حرم جاگا بتخانوں کو نیند آئی
آغوشِ حقیقت میں افسانوں کو نیند آئی

دل میرا مٹا کر ہی ارمانوں کو نیند آئی
کشتی کو ڈبو کر ہی طوفانوں کو نیند آئی

اللہ رے کیف اُن کی خوابیدہ نگاہوں کا
محسوس ہوا جیسے میخانوں کو نیند آئی

ہر ذرۂ خاکِ دلِ عالم میں پریشاں ہے
کب صرفِ وفا ہو کر دیوانوں کو نیند آئی

اُن مست نگاہوں کے جب دور میں جام آئے
شیشوں کو خمار آیا، پیمانوں کو نیند آئی

جب موسمِ گل آیا، جب اہلِ جنوں آئے
تقدیرِ چمن جاگی، ویرانوں کو نیند آئی

یہ راز نسیم اب تک کوئی بھی نہیں سمجھا
کیوں شمع کے پہلو میں پروانوں کو نیند آئی